حدیث (الارواح جنود مجندة) کا معنی

معنى حديث الأرواح جنود مجندة

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

حديث (الارواح جنود مجندة) کا معنی

میں ایک نئ مسلمہ ہوں اورانٹرنیٹ پرمیر لنک یہ ہے ---- میں نے مندرجہ ذیل حدیث دیکھی تواپنی استاد سے اس کے بارہ میں سوال کیا استاد کا جواب بھی ذکر کروں گی ، مجھے اس جواب اورحدیث کے معنی سے بہت ہی زیادہ تکلیف ہوئ ، توکیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس موضوع میں ذرا تفصیل سے جواب دیں اور کیا اس موضوع میں کوئ اوراحادیث بھی ہیں جواس حدیث کے معنی کی تاکید کرتی ہوں ؟
وہ حدیث صحیح مسلم میں اس طرح مروی ہے:
ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : روحیں مجتمع لشکر ہیں توجوان میں سے پہچانتی ہیں وہ مانوس ہوتی اورجومختلف ہوتی ہیں جدا جدا ہوجاتی ہیں ۔ صحیح مسلم(٦٣٧٦)
حدیث یہ نہیں کہتی کہ لوگ پیدائش سے قبل زندہ تھے ، بلکہ یہ کہا کہ روحیں جنت میں تھیں اوریہ جنت وہ نہیں جس میں آخر ت کے اندرمسلمان جائیں گے بلکہ یہ توکوئ اورجگہ ہے جسے ہم نہیں جانتے ، یہ لوح محفوظ میں ہے اوراللہ وحدہ ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے ۔
یعنی اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ جگہ ایک بنک کی طرح ہے جس جگہ سے روحوں کوپیدا فرماتا ہے ۔
جب عورت حاملہ ہوتی اوراللہ تعالی رحم مادرمیں پائےجانے والے بچے میں روح پھونکتا ہے توبچے کویا توخبیث روح دی جاتی ہے اوریاپھر اسےاچھی روح ملتی ہے ، اگر اسے اچھی روح ملے تووہ اچھا شخص بن جائے گا ، اوراگر اسے خبیث روح دی جائے تووہ خبیث شخص بنے گا ، لیکن اسے کے باوجود انسان یہ استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنی اس تقدیر کواپنے اعمال کے اعتبار سے بدل دے ، اوریہاں پردعا اورنیت کا بھی بہت بڑا اور اہم دخل ہے ۔

الحمد للہ
امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں عائشہ رضي اللہ تعالی عنہ سے تعلیقا روایت بیا ن کی ہے کہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا:

روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں ان میں جوآپس میں تعارف رکھتی ہیں وہ مانوس اورجوتعارف نہیں رکھتی وہ جدارہتی ہے ۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب الارواح جنود مجندہ ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (الارواح جنود مجندۃ) خطابی کا کہنا ہے احتمال ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ ہوکہ ان میں مختلف اشکال خیروشر اورصلاح وفساد والی ہوتی ہیں ۔

اس لیے کہ لوگوں میں سے اچھے لوگ اپنی طرح کے لوگوں کی طرف ہی جاتے ہیں اورشریر اپنی طرح کے شریر کی طرف ہی مائل ہوتا ہے توروحوں کا تعارف ان طبعیتوں پرہے جن پربھلائ اورشرمیں انہیں پیدا کیا گیا ، توجب اس میں اتفاق ہوتو ان کا آپس میں تعارف ہوجاتا اوراگر وہ اس میں مختلف ہوں توایک دوسرے سے علیحدہ ۔

اوریہ بھی احتمال ہے کہ حالت غیب کے اندر اس میں مخلوق کی ابتدا کی خبر ہو اس لیے کہ روحیں جسموں سے پہلے پیدا کی گئ اوروہ آپس میں ملتی جلتی رہیں توجب انہیں اجسام میں ڈالا گیا توپہلے تعارف کی بنا پرہی ایک دوسرے سے تعارف ہوا جوکہ پہلے گذر چکا تھا ۔

اوردوسرے کہتے ہیں کہ:

اس سے مراد یہ ہے کہ شروع میں جب روحیں پیدا کي گئیں توان کی دوقسمیں تھیں ، تومعنی اسی مقابلہ میں ہے کہ جب دنیا میں روح والے جسم ملتے ہیں یاتومانوس ہوتے ہیں یا مختلف جس مناسبت سےروحوں کوپیدا کیا گیا ہے ۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں:

اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض آپس میں نفرت کرنے ہوسکتا ہے کہ آپس میں مانوس ہوجائیں اس لیے کہ یہ ملاقات کی ابتدا پر محمول ہے ، کیونکہ وہ سبب کے بغیراصل پیدائش کےمتعلق ہے ، اوردوسری حالت میں یہ ایسے وصف نئے وصف سے مکتسب ہوجو کہ نفرت کے بعد الفت کا تقاضا کرے مثلا کافرکا ایمان لانا ، اورغلطی کرنے والے کا احسان کرنا ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (جنود مجندۃ) یعنی مختلف جنسیں اوریا پھر جمع شدہ لشکر ۔

ابن جوزي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:
اس حدیث سے حاصل ہوتا ہے کہ انسان جب اپنے نفس میں فضیلت اوراصلاح والی چیزسے نفرت پائے تواسے چاہئے کہ وہ اس کا سبب تلاش کرے تا کہ اس مذموم وصف سے نجات حاصل کرسکے ، اوراسی طرح اس کے برعکس بھی یہی حالت ہو تو اسی طرح کرنا چاہئے -
امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے:
روحیں اگرچہ وہ سب روحیں ہونے میں متفق ہیں لیکن مختلف امور کی بنا پر ان میں امتیازی حیثیت بھی ہوتی ہے ، توایک ہی نوع کے اشخاص کئ ایک اشکال میں ہیں اورکسی سبب سے اس نوع میں کوئ خاص اورمناسب معنی جمع ہو ، اسی لیے ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہرنوع اپنی جیسی ہی سے انس رکھتی اورمخالف سے نفرت کرتی ہے ، پھرہم ایک ہی نوع کے بعض اشخاص کومانوس اوربعض کو نفرت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ، تو یہ ان امور کی بنا پر ہے جس کی وجہ سے انفرادی حیثیت اوراتفاق ہوتا ہے -
اور ہم نے اسے مسند ابو یعلی میں موصولا روایت کیا ہے اوراس کےابتدا میں قصہ ہے کہ عمرہ بنت عبدالرحمن کہتی ہیں:
مکہ میں ایک خوش مزاج عورت تھی تووہ مدینہ میں بھی اپنی طرح کی ایک عورت کے پاس ٹھری ، عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا کو اس کا علم ہوا تووہ فرمانے لگیں : میرے محبوب نے سچ فرمایا ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا ، توانہوں نے اسی طرح کی بات ذکر کی - انتھی -
اورحدیث کوامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح (٤٧٧٣) میں بیان کیا اس کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:
)روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں ان میں جوآپس میں تعارف رکھتی ہیں وہ مانوس اورجوتعارف نہیں رکھتی وہ جدارہتی ہے) -
علماء کا کہنا ہے کہ اس کا معنی جمع کردہ لشکر یا مختلف انواع ہیں ، اوراس کا تعارف وہ امر ہے جس پر اللہ تعالی نے اسے بنایا ہے -
اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ : اللہ تعالی نے جن صفات پر اسے بنایا ہے وہ اس کے موافق ہے ، اوراس کی نحوست میں اس کے مناسبت رکھتی ہے توجس نے اسےاس سے دورکیا وہ اس سے نفرت اور اس کی مخالفت کرتی ہے -
اورخطابی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اس کا مانوس ہونا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسے ابتدامیں جس شقاوت اورسعادت پر پیدا فرمایا ہے ، اورروحیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں دوقسمیں تھیں ، توجب وہ دنیا کے اندر اجسام میں ملتی ہیں توجس پروہ پیدا کی گئ تھیں اس کے اعتبارسے مانوس اور اختلاف کرتی ہیں تواچھی روحیں اچھی روحوں کی طرف اورشریراوربری روحیں شریر اوربری روحوں کی طرف ہی مائل ہوتی ہیں -

واللہ تعالی اعلم .